حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق

عظیم پیش گوئی

☆

اسلامی مشن سنت نگر لاہور

حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق

عظیم پیش گوئی

جسے عیسائیوں نے تبدیل کر کے مسخ کرنے کی کوشش کی

شائع کردہ

اسلامی مشن سنت نگر۔ لاھور

اشاعت :- اسلامی مشن سنت نگر - لاہور

طباعت :- سیّد سنز پرنٹرز و پبلشر
اردو بازار - لاہور

کتابت :- عبدالمجید امجد - محلہ صداقت پارک نزد سانده
لاہور

حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق

عظیم پیش گوئی

ہم نے اپریل ۱۹۸۱ء میں ایک عظیم پیش گوئی کے عنوان سے ایک اشتہار جاری کیا (یاد رہے کہ اشتہار پادریوں کے کارندہ کے جواب میں لکھا گیا تھا) اس میں تین اہم نکات اٹھائے گئے تھے

(۱) استثنا باب ۳۳/۲ کے ترجمہ میں جو دس ہزار قدوسی تھے اب اسے تبدیل کر کے لاکھوں کر دیا گیا ہے۔ یہ تحریف ہے

(۲) انگریزی انجیل Good News Bible میں (فرشتے) Angels کی بجائے (قدوسی) SAINTS کیا گیا ہے

(۳) یہ پیش گوئی مستقبل کے لئے ہے۔ ماضی کے متعلق نہیں ہے

(۴) یہ پیش گوئی اللہ تعالیٰ کے آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے کیونکہ کسی اور نبی کے ساتھ دس ہزار قدسی اصحاب کا ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

پادریوں کے اس انگریز نما کارندہ نے ہمارے اشتہار کا جواب عیسائی رسالہ "کلامِ حق" گوجرانوالہ ماہ ستمبر ۱۹۸۱ء میں شائع کروایا ہے۔ بجائے اس کے کہ دلائل کے ساتھ ہمارے دعوے کی تردید کی جاتی ایک بے سروپا مضمون جو کہ غیر متعلق باتوں سے پُر ہے۔ چھاپ دیا گیا۔

ذیل میں وہ عظیم الشان پیشین گوئی درج کی جاتی ہے۔ تاکہ قارئین خود بھی اندازہ لگا سکیں کہ کون سا استدلال صحیح ہے؟

"اور مردِ خدا موسےٰ نے جو دعائے خیر دے کر اپنی وفات سے پہلے بنی اسرائیل کو برکت دی وہ یہ ہے:۔

خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر آشکارا ہوا اور کوہِ فاران سے جلوہ گر ہوا۔ اور وہ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا۔ اور اس کے داہنے ہاتھ پر ان کے لئے آتشی شریعت تھی۔"

(استثنا باب ۳۳ - ۱-۳)

The Bible Authorised Version I

THE British & Foreign Society,

London.

" وہ اپنے لوگوں سے بڑی محبت رکھتا ہے ۔ اس کے سارے مقدس تیرے ہاتھ میں ہیں ۔ وہ تیرے قدموں کے ساتھ بیٹھے ہیں ۔ اور تیری باتوں کو مانیں گے ۔"

ہم نے براہین قاطعہ کے ساتھ یہ ثابت کیا تھا ۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیش گوئی ہے ۔ اس کا تیسرا حصہ " اور کوہ فاران سے جلوہ گر ہُوا اور وہ دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا ۔ اور اس کے داہنے ہاتھ پر ان کے لئے آتشی شریعت تھی ۔ اور وہ اپنے لوگوں سے محبت رکھتا ہے ۔ اس کے سارے مقدس تیرے ہاتھ میں ہیں ۔ وہ تیرے قدموں کے ساتھ بیٹھتے ہیں اور تیری باتوں کو مانیں گے ۔"

نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی بشارت سناتی ہے ۔ اور آپ کے لئے مخصوص ہے ۔

اس پر پادری صاحب نے اعتراض کیا ۔

" یہ پیش گوئی ہے ہی نہیں بلکہ ماضی کا ایک واقعہ ہے ۔"

(عیسائی رسالہ کلام حق ستمبر ۱۹۸۱ء)

ہم قارئین خاص طور پر عیسائیوں سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اسے غور سے پڑھیں۔ اور یہ پڑھنے کی بات ہے۔ اسے بار بار پڑھیں۔ پہلا حصہ ماضی کے متعلق ہے۔ مگر دوسرا حصہ اور تیسرا حصہ مستقبل کی خبر دیتے ہیں۔ ہم نے اپنی تائید میں اس خواب کی طرف اشارہ کیا جو حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے عزیز مصر کی طرف سے برائے تعبیر پیش کیا گیا تھا۔ وہ خواب ماضی میں ہے۔ لیکن اس کی تعبیر حضرت یوسفؑ نے مستقبل کے متعلق کی۔

پھر ہم نے حزقایل کے باب ۲۷ سطور ۷۔۹ میں جو پیش گوئی ماضی میں ہے۔ بیان کی۔ اسی طرح زبور باب ۱۱۸ سطور ۲۲۔۲۳ میں رد کئے ہوئے پتھر کے متعلق جو حضرت داؤد کی پیش گوئی ہے۔ وہ صیغہ ماضی میں بیان ہوئی ہے اور خود حضرت مسیحؑ اسے مستقبل کے معنی میں لیتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ اناجیل کی اکثر بشارتیں ماضی میں ہیں۔

متی باب ۲۱/۳۳۔۴۱ و مرقس ۱۲/۱۰۔۱۱ و لوقا ۲۰/۱۷۔۱۸

متی، باغبان کی تمثیل ماضی میں ہے۔ حالانکہ وہ مستقبل میں ہے۔

اس کا جواب عیسائیوں کے کارندے نے اس طرح دیا ہے،

"اگر ماضی مستقبل کے لئے ہو تو ہمیں اس سے انکار نہیں۔ لیکن استثناء میں مستقبل کے لئے قطعاً نہیں ہے۔"

آخری الفاظ جو مستقبل میں ہیں۔ انہیں یہ عیسائی کارندہ چھوڑ دیتا ہے۔ کیونکہ وہ اس کے بیان کا ابطال کر دیتا ہے۔ اس لئے یہ قطعاً پیشگوئی ہے۔ اس کا انکار جہالت پر مبنی ہے۔

مزید یہ لکھ کر پادری نے جان بوجھ کر غلط بیانی کی ہے۔ کہ "یہ اس وقت کے واقعات ہیں جب حضرت موسیٰؑ بیابان میں سفر کر رہے تھے"۔

ہم نے اس مسیحی کارندے کو اپنے زبردست چیلنج میں بتلایا تھا کہ زیر بحث پیش گوئی حضرت موسےؑ نے اپنی موت سے پہلے کی اس لئے پادری کا یہ کہنا کہ واقعہ سفر کے دوران کا ہے۔ نہ صرف غلط بلکہ افترا ہے۔ اس کارندے نے اس کا جواب ہی نہیں دیا۔ اور اسے گول کر گیا۔ اپنے جواب میں اس کے بعد اس مسیحی کارندے نے بائبل کی تحریف پر ایک بے مقصد بحث شروع کی ہے۔

فرماتے ہیں۔ کہ "صرف تعداد یا گنتی کی غلطی تھی۔ کسی ایمانی یا اخلاقی مسئلہ کے بارے میں غلطی نہیں تھی۔ پس یہ غلطی محض تعداد کے بارے میں معمولی تھی۔ اس کی تصیح کر دی گئی"

ہم نے اپنے زبردست چیلنج میں کہا تھا۔ کہ "بائبل میں پھر تحریف کر دی گئی اور اس کے ثبوت میں" دس ہزار کی جگہ"

لاکھوں کا کر دینا پیش کیا ۔ قارئین مندرجہ بالا بیان پڑھیں اور اس
مسیحی کارکن کی قابلیت کی داد دیں

تحریف کو ترجمہ کہہ کر ٹالا جا رہا ہے ۔ تحریف کے لغت
کے معنی اُلٹ پُلٹ کر دینا یا بدل دینا ہے

اصطلاحی معنی کسی کتاب کی عبارت کو تبدیل کرنا ہے ۔
کیا دس ہزار کی بجائے لاکھوں کر دینا عبارت کو تبدیل کرنا
نہیں ہے ؟ سالہا سال کے بعد ترجمہ تبدیل کر دینا یقیناً
تحریف کے تحت آتا ہے ۔

ہم بائبل کی تحریف کی بیسیوں مثالیں پیش کر سکتے ہیں ۔ کیا اس
مسیحی کارندے کو پتہ نہیں کہ رومن کیتھولک بائبل میں ۷۲
کُتب شامل ہیں ۔ جبکہ پروٹسٹنٹ بائبل میں ۶۶ کتب ہیں ۔
عہدنامہ کا موجودہ ایڈیشن ۳۹ کتابوں پر مشتمل ہے ۔ درحقیقت
کل ۵۶ کتابیں تھیں ۔ جن میں ۱۷ کو ناپید کر دیا گیا ۔

Concurdance of The Bible by Nelson

کیا یہ تحریف نہیں ہے ۔ یہ تو ہم نے ایک مثال پیش کی ہے ۔ اگر
یہ مسیحی مشن کا کارندہ کہے گا ۔ تو ہم اس پر مستقل رسالہ چھاپ کر
اس کے سامنے رکھ دیں گے ۔ کہ ذرا آئینہ دیکھ لے ۔

دنیا کے بڑے بڑے عالم عیسائی مان چکے ہیں۔ کہ بائبل میں بار بار تحریف کی گئی۔ لیکن یہ دیسی پادری جھوٹ کا لبادہ پہن کر چیرڑاتا ہے۔

بعد ازاں ہمارے زبردست چیلنج کے جواب میں پادری کارندہ دس ہزار پہ بحث شروع کرتا ہے۔ اس پہ تین صفحے سیاہ کر دیتا ہے۔ اس نے بائبل سے تقریباً ۲۵ حوالے پیش کئے ہیں۔ جن سے وہ یہ ثابت کرتا ہے۔ کہ thousand کے بعد s صحیح ہے۔ ہم نے یہ نہیں کہا تھا کہ thousand کے بعد s نہیں آسکتا۔ بلکہ یہ لکھا تھا۔ کہ اس عظیم الشان پیشگوئی میں thousand سے پہلے ten آیا ہے اس لئے یہاں s غلط ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اگر thousands کے پہلے اسم عدد نہ لگا ہو۔ تو s لگتا ہے۔ جتنے حوالہ اس مسیحی کارندے نے دیئے ہیں۔ وہ سوائے دو کے جو کہ اس عظیم الشان پیش گوئی میں ہی آئے ہیں۔ باقی ۲۳ سب صحیح ہیں۔ کیونکہ ان کے قبل اسم عدد نہیں لگا۔

جادو وہ جو سر پہ چڑھ کر بولے

یہ عیسائی کارندہ بہت باہوش عالم ہے۔ لکھتا ہے:۔

سبب ہزاروں کی تعداد غیر متعیّن ہوتی ہے تو اس وقت

thousand کے آخر میں 'S' لگائی جاتی ہے"۔

بالکل ٹھیک ہے۔ ہر شخص اس کو مانتا ہے۔ صرف ونحو بھی مانتی ہے۔ مگر اس عظیم الشان پیش گوئی میں تو Ten لگا کر تعداد متعیّن کر دی گئی ہے۔

کیا خیال ہے۔ جناب پادری صاحب!!

گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے

اب ہم اپنے دعوے کی تائید وتصدیق میں دنیا کی عظیم الشان عیسائی سوسائٹی کی شہادت پیش کرتے ہیں:۔

یونائیٹیڈ بائبل سوسائیٹز نے ایک نیا بائبل کا ترجمہ عیسائی علماء وغیرہ سے کروایا ہے۔ جو کہ

Good NEWS Bible Today'

کی صورت میں ۱۹۷۶ء میں امریکن بائبل سوسائٹی نے شائع کیا۔

یہ ترجمہ تمام دنیا میں پھیلایا گیا۔ کیونکہ یونائیٹڈ بائبل سوسائٹی ایک سو پچاس ملکوں کی نمائندہ ہے اور پراٹسٹنٹ دنیا میں تمام بائبل سوسائٹیاں اسی ترجمہ کی اشاعت کر رہی ہیں۔ اور اس نئے ترجمہ میں استثنا، کے حاشیہ پر لکھ دیا گیا ہے۔ کہ یہاں متن اتنا واضح نہیں ہے۔ کہ دس ہزار کا لاکھوں پڑھا جائے۔ دس ہزار ہی درست معلوم ہوتا ہے۔ اور ہم نے دس ہزار ہی برقرار رکھا ہے۔ نیا ترجمہ ان الفاظ میں ہے:۔

"TEN THOUSAND Angels were with HIM and a Flaming Fire at his right hand" "Probeble Text

حاشیہ پر پورٹ ہے:۔ TEN THOUSAND"

(HEBREW unclear)

اب یہ عیسائی کارندہ اور کلام حق مندرجہ بالا عبارت کا مطالعہ کریں اور اپنی غلطی کو تسلیم کر لیں۔ کیونکہ یہ ہمارا بیان نہیں بلکہ ان کے دھرم کے مرکز کی طرف سے ایک عظیم الشان سند ہے جو کہ ہمارے بیان یعنی دس ہزار کے صحیح ہونے کی تائید کرتی ہے۔ اور لاکھوں کو مسترد کرتی ہے۔

عیسائی مشن کے کارندہ کی لفظ پاران پہ بحث اور اس کا جواب

اس کے بعد عیسائی مشن کے کارندہ نے پیش گوئی کے لفظ "فاران" پہ بحث کی ہے۔:

"دوسری وجہ اس پاران کا جغرافیائی مقام ہے۔ جو یہاں بیان کیا گیا ہے۔ وہ مکہ سے سینکڑوں میل شمال میں ہے۔ اور اس پہاڑی کا نام "پاران" ہے اور مکے والی پہاڑی کا نام فاران ہے دونوں کے نام اور محل وقوع مختلف ہیں۔ لہذا یہ مقام مفروضہ پیش گوئی کا مصداق نہیں ہو سکتا۔"

جواب: معلوم ہونا چاہیئے کہ عربی زبان میں "پ" کا حرف نہیں آتا عرب پ کی جگہ ف کا استعمال کرتے ہیں۔ اس لیئے پاران اور فاران میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یہ مسلمہ امر ہے تمام عربی دان اس سے واقف ہیں۔ پاران نامی وادی ایک دشت ہے۔ پہاڑی نہیں ہے۔ فاران ایک پہاڑی ہے۔ اور اس کی وادی میں مکہ واقع ہے۔ زیر بحث پیش گوئی میں ایک ترتیب ہے۔

"خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے اُن پہ آشکار ہوا۔ اور کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا۔"

سینا کے بعد شعیر ہے جو کہ سینا کے جنوب میں ہے۔ اور شعیر کے بعد محل وقوع کے لحاظ سے کوہ فاران مذکور ہوا ہے جو کہ شعیر کے جنوب میں ہے۔ اس لئے ترتیب باقاعدہ ہے۔ اگر پاران کو دشتِ فاران مان لیا جائے تو کہنا پڑیگا کہ خداوند واپس سینا سے شمال کو ہو گیا۔ ایک نبی کے کلام میں یہ سقم ہرگز نہیں ہو سکتا۔ وہ تو جتلاتے ہیں۔ کہ خداوند یعنی حضرت موسیٰ خود سینا سے نمودار ہوئے اور حضرت عیسیٰ شعیر سے آشکار ہو گئے۔ اور ان کے بعد آنے والا کوہِ فاران سے جلوہ افروز ہو گا۔ چونکہ کوہِ فاران مکہ کے متصل ہے۔ اس لئے یہ جلوہ افروز ہونا اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے۔

صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہی تجلی عرفان کا ذکر نہیں کیا۔ بلکہ دیگر اسرائیلی انبیاء نے تجلی عرفان کو ایک علامتی بشارت کہا ہے۔ مثال کے طور پر عہد نامہ عتیق میں حضرت حبقوق نبی کی پیش گوئی مذکور ہے۔ یاد رہے وہ فرماتے ہیں۔ "خدا تیما سے آتا ہے" حبقوق نبی کی پیش گوئی کا ایک ایک حرف خداوند تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق آتا ہے۔ بائبل کے نئے ترجمہ Good NEWS BIBLE کے علماء نے بھی حبقوق نبی کی اس پیش گوئی کو تسلیم کیا ہے۔

The holy God is coming from the hills of Paran. His splendour covers the heavens and the earth is full of his praise."

اس پیش گوئی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام والی پیشگوئی کو بالکل واضح کردیا۔ کیونکہ یہ مستقبل میں ہے۔ حبقوق نبی کو بھی جو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے آٹھ سو سال بعد ہوئے۔ خدا تعالیٰ کی اس عظیم الشّان تجلّی کا انتظار ہے جو کہ فاران سے نمودار ہوگی۔ جس کے باعث زمین خداوند تعالیٰ کی تعریف سے بھر جائے گی۔

فاران کا ذکر توریت میں بھی موجود ہے۔ اور اس سے پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تعلق بوجہ اولاد حضرت اسماعیل علیہ السلام ہونے کے عیاں ہے۔

"اور خدا کے فرشتہ نے آسمان سے ہاجرہ کو پکارا اور کہا۔ اے ہاجرہ! تو کیا کر رہی ہے۔ نہ ڈر۔ خدا نے لڑکے کی آواز جہاں کہ وہ پڑا ہے۔ سن لی۔ اٹھ لڑکے کو لے اور اس کا ہاتھ پکڑ کیونکہ میں اس کو ایک بڑی قوم بناؤں گا۔ اس نے پانی کا ایک کنواں دیکھا اور جاکر وہاں سے مشکیزہ بھرا۔ اور لڑکے کو پانی پلایا۔ اور خدا اس لڑکے کے ساتھ تھا۔ اور وہ فاران کے بیابان میں رہا کرتا تھا۔"

(پیدائش ٢١ / ١٧ - ٢١)

تاریخ اس کی تصدیق کرتی ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیلؑ (اور حضرت ہاجرہؑ) کو وادی فاران میں چھوڑ آئے تھے۔ اسی کو پھر بکہ کہا گیا۔ جو کہ بعد میں مکہ کہلایا۔

بعد ازاں مشنری کارندے نے (SAINTS) کے لفظ پر خامہ فرسائی کی ہے۔ ہم نے اپنے زبردست چیلنج میں کہا تھا۔ کہ (SAINTS) کو انگریزی انجیل

میں Angels میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اس لئے یہ تحریف ہے۔

ملاحظہ ہو Good NEWS Bible مطبوعہ

مشنری کارندے کا جواب سنیئے

"عہدِ عتیق میں فرشتوں اور بنی اسرائیل کو (SAINTS) مقدسین کہا گیا ہے اور مقامِ زیرِ بحث میں بھی ایک مفسر مقدسین کے معنی بنی اسرائیل ہی بیان کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ (SAINTS) مقدسین سے بنی اسرائیل مراد ہیں"۔

(کلامِ حق گوجرانوالہ صفحہ ۹ ماہ ستمبر ۱۹۸۱ء)

اسی صفحہ پہ دوسرے پیرے میں یوں تحریر ہے

"SAINTS یعنی HOLY ones کے معنی قدسی ہیں۔ قدسی کے معنی پاک۔ پاکیزہ مجازاً فرشتے ہیں"

قارئین ملاحظہ کریں۔ اعتراض تو یہ تھا کہ (SAINTS) (قدسی) کی بجائے (Angels) (فرشتے) کر دیا گیا ہے، پادری صاحب جواب دیتے ہیں "قدسی کے معنی پاک مجازاً فرشتے ہیں" ـــ ہم تو پوچھتے ہیں کہ قدسی کی جگہ فرشتے کیوں کر دیا؟ جواب ملتا ہے اس کے معنی مجازاً فرشتے ہیں۔ پادری صاحب لفظ تو تبدیل ہو گیا۔ یہی تحریف ہے ہم آپ سے معانی دریافت نہیں کرتے۔ دس ہزار کی جگہ لاکھوں اور قدسی کی بجائے فرشتے کیوں کیا گیا؟؟ جواب ندارد ... سنیئے قرآن کریم کا ایک ایک لفظ اسیطرح قائم و دائم ہے جیسا کہ چودہ سو سال سے زیادہ عرصہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور تمام رسولوں کے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اترا تھا۔ یہ معجزہ ابدی اور دائمی ہے۔ اہلِ اسلام کو اس امر پہ فخر ہے کہ صرف ان کے پاس اللہ تعالیٰ کا اصل کلام پاک موجود ہے۔: